سوال

(52)حدیث :إن اللہ خلق سبعین أرضین فی کل أرض...کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیر یہ میں بحوالہ مستدرک حاکم وابن جریر حدیث مرقوم إن اللہ خلق سبعین أرضین فی کل أرض کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیسیٰکم ونبی کنبیکم ★الوکیع بن عبداللہ بن جمیع الزہری الوکوفی کے بارے میں اقوال ائمہ جرح وتعدیل اور مزید تفصیلات کے لیے درج کتابوں کی طرف رجوع کرنا مناسب ہوگا۔

1- (2511)8/146-147)

2-التہذیب 11/138-130.

3-تقریب التہذیب ص : 37.

4-الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی 8/9.

5-معرفة الثقات للعجلی (1934)2/342.

6-لسان المیزان 4/337.

7-میزان الاعتدال (9362)4/337.

8-الکاشف للذہبی (6180)3/210.

9-الثقات لابن حبان 5/492.

10-کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین 3/78/79 (ج11 صفحہ : 416.)

معلوم نہیں ہوئے، سات زمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس نے سات طبق زمینوں کی پیدائش مراد ہے، یا اس دنیا کے سات براعظم وملک مراد ہیں، جو کتب جغرافیہ سے معلوم ومشہور ہیں، سات زمین اور سات آسمانوں کی پیدائش تو قرآن پاک سے ثابت ہے لیکن اس حدیث سے مشبہ کے حالات ظاہر نہیں

سائل : تاچیز ہیچمداں عبدالعزیز مدرس ساکن موضع سئی جوگھا ڈاکخانہ کٹرہ بازار ضلع گونڈہ، مورخہ 9 فروری 1945ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بت ہے کہ سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں بھی ہیں اور اسی قدر حدیث صحیح مرفوع سے بھی ثابت ہے۔ ہمارے لیے صرف اسی قدر پر ایمان رکھنا ضروری اور لازم ہے ساتوں آسمانوں کی خبر تفصیلات کی طرح ساتوں زمینوں کی تفصیلی کیفیت کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں۔ عبداللہ بن عباس کی

س بدرستہ بدرستہ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی۔

خواجہ حسن نظامی اور قیامت!

ن ہے، اس کی تاویل انہوں نے تماکو سے کی ہے، اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں لیکر اس سے عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے، یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہل حدیث کی خواہ نخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے، اس لیے کہ یہ تاویل ''ویلحدون فی آیاتنا،، (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار

نہ 1150 898ھ کا زمانہ ہے) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اسی لیے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب وخروج دجال وظہور مہدی ونزول عیسیٰ علیہما السلام وجملہ علامات قیامت کے لیے دوسو برس کا زمانہ چاہیے، اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دو برس زائد ہوجا

ں 1400 کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دوسو برس اس کے بعد چاہیے، پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہوجاتے ہیں۔

س بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا ہے، کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے یعنی ''وما یشعرون ایان یبعثون،، انہیں کچھ بھی خبر نہیں کہ ہم کب اٹھائے جائیں گے،، اور فرمایا : ''فیم انت من ذکرھا الی ربک منتھاھا،، اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل کے جواب میں

ہ واضح ہوجاتا ہے کہ زمانہ میں کوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے۔ تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہوجاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور ''فإذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء وکان وعد ربی حقا،، کا زمانہ آگیا۔ اسی

جو 898ھ کا زمانہ تھا، ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بناء پر، یہ فتویٰ دیا کہ 1000 میں امام مہدی آخر الزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا، اور عیسیٰ آسمان سے اتریں گے، اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گے۔

حدیث موضوع یہ ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنة، آپ ﷺ اپنی قبر میں ایک ہزار سال تک نہ رہیں گے،، امام سیوطی پر جب یہ فتویٰ پیش کیا گیا، تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ : بالکل غلط ہے اور یہ حدیث موضوع ہے۔ اور در حقیقت تھی بھی غلط لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بناء پر جو فتویٰ دیا وہ

ں قیامت کا علم اسی کے حوالہ کرنا چاہیے جس نے فرمایا ہے : ''لا یجلیہا لوقتہا الا ھو،، اس کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا،، اور فرمایا : ''وعندہ علم الساعة،، اور اس کو کسی کے پاس ہے،، یعنی : اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی؟ اور کیا کیا رنگ بدلے گی اور کون کون سے نواسخ اپنے اپنے وقت پر آکر نواسخ

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح رکھا ''الکشف عن مجاوزة ھذہ الامة الالف،، لیکن دعویٰ غلط فرمایا ''ان مدة ھذہ الأمة تزید علی الألف، ولا یبلغ الزیادة خمسمائة،، امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سو برس سے آگے نہ بڑھے گی، خود امام صاحب کا یہ دعو

سے یہی پتہ چلتا ہے، کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلے میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہوجاتے ہیں۔ صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرمادیا تھا کہ قیامت کا وقت اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا، لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے، اور رسول اللہ ﷺ ساتویں ہزار کے تح

(اہلحدیث 16 1333ھ 2 اپریل 1915ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 147

محدث فتویٰ